



پریم چند

(1880 – 1936)

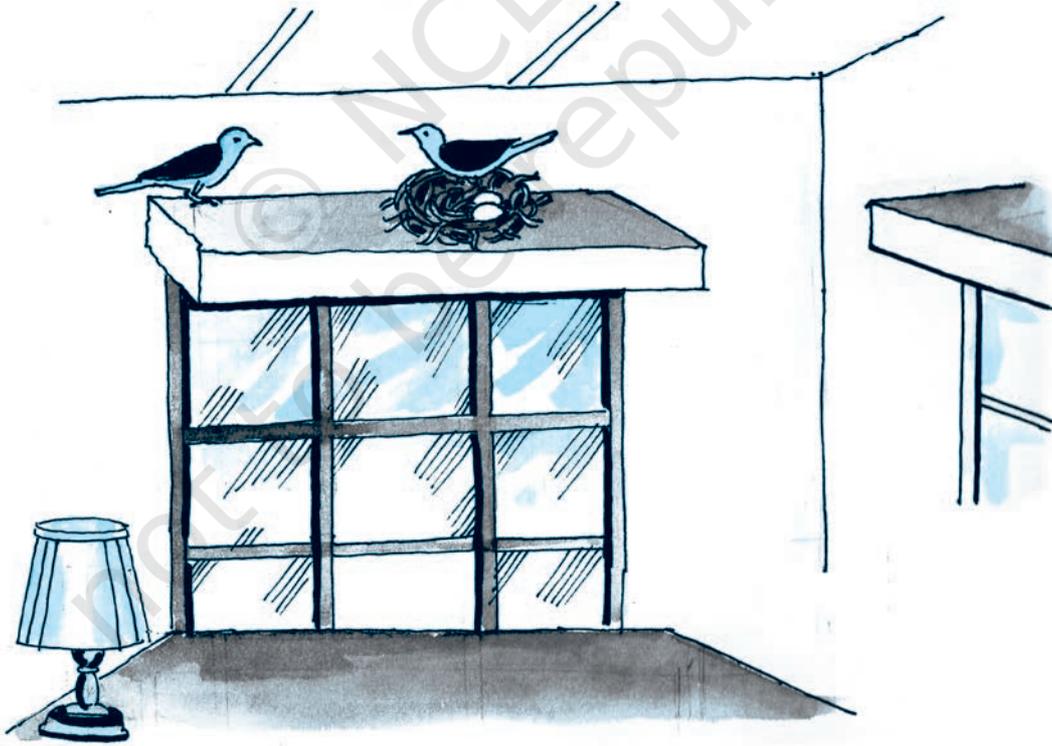
پریم چند کا اصلی نام دھنپت رائے تھا۔ وہ بنارس کے قریب ایک گاؤں لمبی میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا شمار اردو کے ابتدائی اہم افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کے افسانوں میں زندگی کے روپ اپنے حقیقی مسائل اور کرداروں کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ غربت اور افلاس میں جینے والا عام انسان، خصوصاً دیہاتی کسان اور مزدور، ان کے افسانوں کا اہم کردار ہوا کرتا ہے۔ پریم چند نے سیکڑوں افسانے اور کئی ناول لکھے ہیں۔ 'پریم پچھلی'، 'پریم چالیسی'، 'دودھ کی قیمت' اور 'واردات' ان کے اہم افسانوی مجموعے ہیں۔ 'گنڈوان'، 'غبن'، 'میدان عمل'، 'بیوہ' اور 'بازارِ حسن' ان کے اہم ناول ہیں۔



4922CH03

نادان دوست

کیشو کے گھر میں ایک کارنس کے اوپر ایک چڑیا نے انڈے دیے تھے۔ کیشو اور اس کی بہن شیاما دونوں بڑے غور سے چڑیا کو وہاں آتے جاتے دیکھا کرتے۔ سویرے دونوں آنکھ ملتے کارنس کے سامنے پہنچ جاتے اور چڑیا اور چڑیا دونوں کو وہاں بیٹھا پاتے۔ ان کو دیکھنے میں دونوں بچوں کو نہ معلوم کیا مزہ ملتا تھا۔ دودھ اور جلیبی کی بھی سُدھ نہیں رہی تھی۔ دونوں کے دل میں طرح طرح کے سوالات اُٹھتے ”انڈے کس رنگ کے ہوں گے؟ کتنے ہوں گے؟ کیا کھاتے ہوں گے؟ ان میں سے بچے کس طرح نکل آئیں گے؟ بچوں کے پر کیسے نکلیں گے؟ گھونسلا کیسا ہے؟“ لیکن ان باتوں کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا، نہ اماں کو گھر کے کام دھندے سے فرصت تھی، نہ بابو جی کو پڑھنے لکھنے سے۔ دونوں بچے آپس میں سوال و جواب کر کے اپنے دل کو تسلی



دے لیا کرتے تھے۔ شیاما کہتی ”کیوں بھیا! بچے نکل کر پھر سے اڑ جائیں گے؟“
 کیشو عالمانہ غرور سے کہتا: ”ہیں ری بگلی، پہلے پر نکلیں گے۔ بغیر پروں کے بیچارے کیسے اڑ جائیں گے؟“

شیاما: بچوں کو کیا کھلائے گی بیچاری؟

کیشو اس پیچیدہ سوال کا جواب کچھ نہ دے سکا تھا۔

اس طرح تین چار دن گذر گئے۔ دونوں بچوں کی خواہش تحقیقات دن بدن بڑھتی جاتی تھی۔ انڈوں کو دیکھنے کے لیے وہ بے تاب ہواٹھے تھے۔ انھوں نے قیاس کیا ”اب بچے ضرور نکل آئے ہوں گے“ بچوں کے چارے کا سوال اب ان کے سامنے کھڑا ہوا۔ چڑیا بیچاری اتنا دانہ کہاں پائے گی کہ سارے بچوں کا پیٹ بھرے۔ غریب بچے بھوک کے مارے چوں چوں کر کے مرجائیں گے۔

اس مصیبت کا اندازہ کر کے دونوں نے فیصلہ کیا کہ کارنس پر تھوڑا سا دانہ رکھ دیا جائے۔ شیاما خوش ہو کر بولی ”تب تو چڑیوں کو چارے کے لیے کہیں اڑ کر نہ جانا پڑے گا۔“
 کیشو: نہیں تب کیوں جائے گی؟

شیاما: کیوں بھیا، بچوں کو دھوپ نہ لگتی ہوگی؟

کیشو کا دھیان اس تکلیف کی طرف نہ گیا۔ تھا بولا ”ضرور تکلیف ہوتی ہوگی۔ بیچارے پیاس کے مارے تڑپتے ہوں گے، اوپر سایہ بھی نہیں۔“

آخر یہ فیصلہ ہوا کہ گھونسلے کے اوپر کپڑے کی چھت بنا دینی چاہیے۔ پانی کی پیالی اور چاول رکھ دینے کی تجویز منظور ہوئی۔

دونوں بچے بڑے شوق سے کام کرنے لگے۔ شیاما ماں کی آنکھ بچا کر منٹے سے چاول نکال لائی۔ کیشو نے پتھر کی پیالی کا تیل چپکے سے زمین پر گرا دیا اور اسے خوب صاف کر کے اس میں پانی بھرا۔ اب چاندنی کے لیے کپڑا کہاں سے آئے۔ پھر اوپر بغیر چھڑیوں کے ٹھہرے گا کیسے؟ اوپر چھڑیاں کھڑی کیسے ہوں گی؟

کیشو بڑی دیر تک اسی ادھیڑ بن میں رہا۔ آخر اس نے یہ مشکل بھی حل کر لی۔ شیاما سے بولا ”جا کر کوڑا پھینکنے والی ٹوکری اٹھا لاؤ، اتناں کو مت دکھانا۔“

شیاما دوڑ کر ٹوکری اٹھالائی۔ کیشو نے اس کے سوراخ میں تھوڑا سا کاغذ ٹھوس دیا اور ٹوکری کو ایک ٹہنی سے لٹکا کر بولا

دیکھ ایسے ہی گھونسلے پر اس کی آڑ کروں گا تو کیسے دھوپ جائے گی۔

شیاما نے دل میں سوچا، بھیا کیسے چالاک ہیں۔

گرمی کے دن تھے۔ بابو جی دفتر گئے ہوئے تھے۔ ماں دونوں بچوں کو سلا کر خود سو گئی تھی۔ لیکن دونوں بچوں کی آنکھوں میں نیند کہاں؟ اماں جی کو بہلانے کے لیے دونوں دم روکے، آنکھیں بند کیے موقعے کا انتظار کر رہے تھے۔ جوں ہی معلوم ہوا کہ اماں جی اچھی طرح سو گئی ہیں، دونوں چپکے سے اٹھے اور بہت آہستہ سے دروازے کی سٹینی کھول کر باہر نکل آئے۔ انڈوں کی حفاظت کی تیاریاں ہونے لگیں۔

کیٹھو کمرے سے جا کر ایک اسٹول اٹھالایا۔ لیکن اس سے کام نہ چلا تو نہانے کی چوکی لاکر اسٹول کے نیچے رکھی اور ڈرتے ڈرتے اسٹول پر چڑھا۔ شیاما دونوں ہاتھوں سے اسٹول پکڑے ہوئے تھی۔ اسٹول چاروں ٹانگیں برابر نہ ہونے کی وجہ سے جس طرف زیادہ دباؤ پاتا تھا، ذرا ساہل جاتا تھا۔ اس وقت کیٹھو کو کس قدر تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی، یہ اسی کا دل جانتا تھا۔ دونوں ہاتھوں سے کارنس پکڑ لیتا تھا اور شیاما کو دبی آواز سے ڈانٹتا۔ ”اچھی طرح پکڑو ورنہ اتر کر بہت ماروں گا۔“ مگر بے چاری شیاما کا دل تو اوپر کارنس پر تھا۔ بار بار اس کا دھیان ادھر چلا جاتا اور ہاتھ ڈھیلے پڑ جاتے۔

کیٹھو نے جوں ہی کارنس پر ہاتھ رکھا، دونوں چڑیاں اُڑ گئیں۔

کیٹھو نے دیکھا کہ کارنس پر تھوڑے سے تینکے بچھے ہوئے ہیں اور اس

پر تین انڈے پڑے ہوئے ہیں۔ جیسے گھونسلا

اس نے درخت پر دیکھے تھے ویسا کوئی گھونسلا

نہیں ہے۔

شیاما نے نیچے سے پوچھا ”بچے ہیں بھیا؟“

کیٹھو: تین انڈے ہیں، بچے ابھی تک نہیں

نکلے۔

شیاما: ذرا ہمیں دکھا دو بھیا، کتنے بڑے ہیں؟

کیٹھو: دکھا دوں گا، پہلے ذرا جھنڈی لے کر آ۔ نیچے

بچھا دوں، بچارے انڈے تینوں پر پڑے ہیں۔



شیاما دوڑ کر اپنی پرانی دھوتی پھاڑ کر ایک ٹکڑا لائی۔ کیشو نے جھک کر کپڑا لے لیا اور اسے تہہ کر کے ایک گدی بنائی اور اسے تلوں پر بچھا کر تہہ کر کے تینوں انڈے اس پر رکھ دیے۔ شیاما نے پھر کہا: ”ہم کو بھی دکھا دو بھیتا۔“

کیشو: دکھا دوں گا۔ پہلے ذرا وہ ٹوکری تو دے اوپر سایہ تو کر دوں۔

شیاما نے ٹوکری نیچے سے تھما دی اور بولی ”اب تم اتر آؤ میں بھی دیکھوں۔“

کیشو نے ٹوکری کو ایک ٹہنی سے لگا کر کہا۔ ”جا، دانہ اور پانی کی پیالی لے آ، میں اتر آؤں گا تو تجھے دکھا دوں گا۔“

شیاما پیالی اور چاول بھی لے آئی۔

کیشو نے ٹوکری کے نیچے دونوں چیزیں رکھ دیں اور آہستہ سے اتر آیا۔

شیاما نے گرو گڑا کر کہا۔ ”اب ہم کو بھی چڑھا دو بھیتا؟“

کیشو: تو گر پڑے گی۔

شیاما: نہ گروں گی بھیتا، تم نیچے سے پکڑے رہنا۔

کیشو: کہیں تو گر کر پڑی تو اتناں جی میری چٹنی ہی کر ڈالیں گی۔ کہیں گی کہ تو نے ہی چڑھایا تھا۔ کیا کرے گی دیکھ کر؟ اب انڈے بڑے آرام سے ہیں۔ جب بچے نکلیں گے تو ان کو پالیں گے۔

دونوں پرندے بار بار کارنس پر آتے تھے اور بغیر بیٹھے ہی اڑ جاتے تھے۔ کیشو نے سوچا ہم لوگوں کے ڈر سے یہ نہیں بیٹھے۔ اسٹول اٹھا کر کمرے میں آیا۔ چونکہ جہاں کی تھی وہیں رکھ دی۔

شیاما نے آنکھ میں آنسو بھر کر کہا۔ ”تم نے مجھے نہیں دکھایا، اتناں جی سے کہہ دوں گی۔“

کیشو: اماں جی سے کہے گی تو بہت ماروں گا، کہے دیتا ہوں۔

شیاما: تو تم نے مجھے دکھایا کیوں نہیں؟

کیشو: اگر گر پڑتی تو چار سر نہ ہوتے۔

شیاما: ہو جاتے تو ہو جاتے۔ دیکھ لینا میں کہہ دوں گی۔

اتنے میں کوٹھری کا دروازہ کھلا اور ماں نے دھوپ سے آنکھوں کو بچاتے ہوئے کہا ”تم دونوں باہر کب نکل آئے؟ میں نے کہا تھا دو پہر کونہ نکلتا؟ کس نے یہ کو اڑھولا؟“

کو اڑھولا کیشو نے کھولا تھا۔ لیکن شیاما نے ماں سے بات نہیں کہی۔ اسے خوف ہوا کہ بھیتا پٹ جائیں گے۔ کیشو دل میں

کانپ رہا تھا کہ کہیں شیاما کہہ نہ دے۔ انڈے نہ دکھائے تھے۔ اس وجہ سے اب اس کو شیاما پر اعتبار نہ تھا۔ شیاما صرف محبت کے مارے چپ تھی یا اس تصور میں حصہ دار ہونے کی وجہ سے، اس کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ شاید دونوں ہی باتیں تھیں۔

ماں نے دونوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر پھر کمرے میں بند کر دیا اور آہستہ آہستہ انھیں پنکھا جھلنے لگی۔ ابھی صرف دو بجے تھے۔ باہر تیز لو چل رہی تھی اب دونوں کو نیند آگئی۔

چار بجے یکا یک شیاما کی آنکھ کھلی۔ کوڑ کھلے ہوئے تھے۔ وہ دوڑتی ہوئی کانس کے پاس آئی اوپر کی طرف تیکنے لگی۔ ٹوکری کا پتہ نہ تھا اتفاقاً اس کی نگاہ نیچے گئی اور وہ اُلٹے پاؤں دوڑتی ہوئی کمرے میں جا کر زور سے بولی۔

”بھیا انڈے تو نیچے پڑے ہیں نیچے اڑ گئے۔“

کیشو گھبرا کر اٹھا اور دوڑتا ہوا باہر آیا۔ دیکھتا ہے کہ تینوں انڈے نیچے ٹوٹے پڑے ہیں۔ پانی کی پیالی بھی ایک طرف ٹوٹی پڑی ہے۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ سہمی ہوئی آنکھوں سے زمین کی طرف دیکھنے لگا۔

شیاما نے پوچھا ”نیچے کہاں اڑ گئے بھیا؟“

کیشو نے افسوسناک لہجے میں کہا ”انڈے تو پھوٹ گئے۔“

شیاما: اور نیچے کہاں گئے؟

کیشو: تیرے سر میں، دیکھتی نہیں ہے انڈوں سے اُجلا اُجلا پانی نکل آیا ہے۔ وہی تو دو چار دن میں نیچے بن جاتے۔

ماں نے سوئی ہاتھ میں لیے ہوئے پوچھا ”تم دونوں وہاں دھوپ میں کیا کر رہے ہو؟“

شیاما نے کہا ”اماں جی! چڑیا کے انڈے پڑے ہیں۔“

ماں نے آکر ٹوٹے ہوئے انڈوں کو دیکھا اور غصے سے بولی:

”تم لوگوں نے انڈوں کو چھوا ہوگا۔“

اب تو شیاما کو بھیا پر ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اسی نے شاید انڈوں کو اس طرح رکھ دیا کہ وہ نیچے گر پڑے۔ اس کی سزا

انھیں ملنی چاہیے۔ ”انھوں نے انڈوں کو چھیڑا تھا اماں جی۔“

ماں نے کیشو سے پوچھا ”کیوں رے کیشو! بیگلی بلی بنا کھڑا ہے، تو وہاں پہنچا کیسے؟“

شیاما: چوکی پر اسٹول رکھ کر چڑھے تھے اماں جی۔

کیشو: تو اس کو تھامے نہیں کھڑی تھی؟

شیاما: تم ہی نے تو کہا تھا۔

ماں: تو اتنا بڑا ہو گیا تجھے نہیں معلوم، چھونے سے چڑیا کے انڈے گندے ہو جاتے ہیں۔ چڑیا پھر اُنھیں نہیں سیتی۔

شیاما نے ڈرتے ڈرتے پوچھا ”تو کیا چڑیا نے انڈے گرائے ہیں، اماں جی!“

ماں: اور کیا کرتی؟ کیشو کے سر اس کا پاپ پڑے گا۔ ہاہا! تین جانیں لے لیں دُشٹ نے۔

کیشو: رونی صورت بنا کر بولا: ”میں نے تو صرف انڈوں کو گدّی پر رکھ دیا تھا اماں!“

ماں کو ہنسی آگئی۔ مگر کیشو کو کئی دن تک اپنی غلطی کا افسوس رہا۔ انڈوں کی حفاظت کرنے کے زعم میں اس نے ان کا

ستیاناس کر ڈالا۔ اس کو یاد کر کے کبھی کبھی وہ رو پڑتا۔

دونوں چڑیاں پھر وہاں نہ دکھائی دیں۔

(پریم چند)

مشق

● معنی یاد کیجیے:

عالمانہ غرور	:	بڑبولا پن، جان کاری کا گھمنڈ
پچیدہ	:	الجھا ہوا، مشکل
خواہش	:	طلب، چاہت
تحقیقات	:	چھان بین، جاننا، معلوم کرنا
قیاس	:	اندازہ
بے تاب	:	بے چین

مشورہ	:	تجویز
سوچ، بچار	:	اُدھیڑن
بھروسا	:	اعتبار
اچانک	:	اتفاقاً
دکھ بھرا	:	افسوس ناک
شریر، بے رحم	:	وُشٹ
غرور	:	زعم

غور کیجیے:

- ☆ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے خوب سوچ سمجھ لینا چاہیے۔
- ☆ دوستی سمجھ داری کے ساتھ کرنی چاہیے۔

سوچیے اور بتائیے:

- 1- گھونسلہ دیکھ کر بچوں کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوئی؟
- 2- گھونسلے تک پہنچنے کی کیشو نے کیا ترکیب کی؟
- 3- شیاما کو اپنے بھائی کیشو پر ترس کیوں نہیں آیا؟
- 4- پرندوں کے انڈوں کو کیوں نہیں چھونا چاہیے؟
- 5- گھونسلے سے زمین پر انڈے کس نے گرا دیے اور کیوں؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

اُدھیڑن اندازہ برداشت یکایک ستیاناس

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو بھریے:

- | کاپ | دفتر | ٹوٹی | پاپ | بچے |
|-----|------|------|-----|---|
| | | | | 1 - کیشو دل میں رہا تھا۔ |
| | | | | 2 - پانی کی پیالی بھی ایک طرف پڑی ہے۔ |
| | | | | 3 - کیشو کے سر اس کا پڑے گا۔ |
| | | | | 4 - نکل کر پھر سے اُڑ جائیں گے۔ |
| | | | | 5 - بابو جی گئے ہوئے تھے۔ |

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے واحد اور جمع بنائیے:

- | سوال | موقع | تکلیف | خواہش | پرنده | چیز |
|------|------|-------|-------|-------|-----|
|------|------|-------|-------|-------|-----|

● قواعد:

- ☆ ان جملوں میں آئندہ آنے والے زمانے میں کسی کام کے کیے جانے کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ قواعد کی زبان میں اس آنے والے زمانے کو ”مستقبل“ کہا جاتا ہے۔
- 1 - میں اتر آؤں گا تو تجھے دکھا دوں گا۔
 - 2 - بچے بھوک کے مارے چوں چوں کر کے مرجائیں گے۔
 - 3 - اماں جی سے کہہ دوں گی۔

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے مذکر اور مؤنث لکھیے:

- | اتناں | چڑا | بہن | بچے | تبی |
|-------|-----|-----|-----|-----|
|-------|-----|-----|-----|-----|

● نیچے لکھے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

چہرے کا رنگ اڑ جانا بھیگی بلی بننا پھڑ سے اڑ جانا دم روکنا سدھ نہ رہنا

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

دھوپ تکلیف سزا پاپ جواب

● کس نے کس سے کہا؟

☆ ذرا ہمیں دکھا دو بھئی، کتنے بڑے ہیں؟

☆ جا، دانہ اور پانی کی پیالی لے آ۔

☆ تم لوگوں نے انڈوں کو چھوا ہوگا۔

● عملی کام:

☆ زمانہ مستقبل کے پانچ جملے لکھیے۔